Reg. No. L. 5254 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱؎

یوم جمعہ * ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | یکم وفا ۱۳۳۴ ہش * یکم جولائی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۵۶

امریکہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت پر عیسائی حلقے تشویش کا اظہار کر رہے ہیں

اگر اس رَو کو نہ روکا گیا تو جلد ہی سیاہ فام نسلیں اسلام کی آغوش میں چلی جائینگی (ایک پادری)

مبلغین کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب میں مبلغ امریکہ کی تقریر

ربوہ ۳۰ رجون امریکہ کے سابق مبلغ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم نے ایک تقریر میں بتایا ہے کہ امریکہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں وہاں کے عیسائی حلقے اب برملا اس خدشہ کا اظہار کر رہے ہیں کہ اگر جلد اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو کو نہ روکا گیا۔ تو وہ امریکہ میں چھا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں ایک پادری نے کہا کہ اگر جلد روک تھام نہ کی گئی۔ تو امریکہ کی سیاہ فام نسلیں بڑی سرعت کے ساتھ اسلام کی آغوش میں چلی جائینگی۔ کیونکہ ان میں یہ احساس ترقی کر رہا ہے کہ اسلام ہی ان کے حقوق کی حفاظت کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر مبلغین اسلام کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی وہاں پر تبلیغ اسلام کا ایک وسیع میدان موجود ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام سے محبت رکھنے والے نوجوان آگے آئیں۔ اور اسلام کا پرچم بلند کرنے کے لئے امریکہ پہنچکر وہاں کے مختلف علاقوں میں پھیل جائیں۔ اور وہاں کے باشندوں کو اسلام سے روشناس کرائیں۔

ضیغم صاحب نے یہ تقریر اس دعوت کے موقعہ پر کی۔ جو کل شام جامعہ احمدیہ نے امریکہ انگلستان ماریشس اور افریقہ سے تشریف لانے والے مبلغین کرام یعنی مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم مبلغین امریکہ۔ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن حافظ بشیر الدین صاحب مبلغ ماریشس اور مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ افریقہ کے اعزاز میں دی۔ صاحبزادہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم اے نے اس تقریب کی صدارت فرمائی متعدد بزرگان سلسلہ و احباب اس میں شامل ہوئے تلاوت قرآن مجید کے بعد جامعہ احمدیہ کے پرنسپل محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے جامعہ کی طرف سے مبلغین کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا: جامعہ احمدیہ بجا طور پر اس امر کا فخر حاصل ہے کہ اس کے فارغ التحصیل احمدی نوجوان اکناف عالم میں۔ تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے مبلغین ان توقعات کو پورا کرنے والے ہیں۔ جن کا اظہار سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے مسلمانوں کے متعلق فرمایا تھا۔ ہمارے مبلغین آنے والی نسلوں کے لئے ایک نمونہ اور مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے مبلغین کا انتہائی اکرام کریں۔

فضل الرحمٰن صاحب نعیم نے جامعہ کے طلباء کی طرف سے مبلغین کو ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد مبلغین نے مختصر طور پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ —— چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے فرمایا کہ ہمارے متعلق جن نیک جذبات کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ فی الحقیقت ہمیں ان کا حامل بنا دے۔

مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم کی تقریر کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ آپ کے علاوہ چوہدری غلام یٰسین صاحب اور حافظ بشیر الدین صاحب نے بھی مختصر تقاریر کیں اور اس تقریب کے لئے منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست دعا کی۔

آخر میں صاحب صدر نے دعا کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ نامہ نگار

روس مشرق بعید کے متعلق ایک بین الاقوامی کانفرنس کی تجویز پیش کریگا

امریکہ کے نزدیک ایسی کانفرنس میں نیشنلسٹ چین کو شریک کرنا ضروری ہے؟

واشنگٹن ۳۰ رجون۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے بتایا ہے کہ اس امر کا امکان ہے کہ روس مشرق بعید کے متعلق ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز پیش کرے گا —— ایک اخباری نمائندہ نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا امریکہ ایسی کانفرنس کی تجویز قبول کرے گا۔ جس میں چین بھی شریک ہو؟ —— آپ نے جواب دیا۔ امریکہ دوسرے ممالک کو بے خبر رکھ کر ان سے متعلق مسائل پر غور خوض نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ نیشنلسٹ چین کی شرکت کے بغیر ان کے مسائل پر بات چیت کرنے کو تیار نہیں ہوگا۔ اجتماعی سلامتی سے متعلق روس کے تصور کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ڈلس نے کہا کہ گذشتہ سال مسٹر مالوٹوف نے یورپ کی سلامتی کا جو منصوبہ پیش کیا تھا۔ وہ مغربی طاقتوں کے لئے ناقابل قبول تھا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں ایسے ملک ہیں جو دوسرے ملکوں کو غلام بنانے پر یقین رکھتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ایسے ملکوں کے ساتھ فوجی اتحاد کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جو دوسروں کی سلامتی میں اضافہ نہیں کرتے

آئزن ہاور کے مشیر کو روس آنے کی دعوت

نیویارک ۳۰ رجون۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف نے مشہور امریکی سیاستدان اور صدر آئزن ہاور کے مشیر مسٹر برنارڈ بروش کو روس آنے کی دعوت دی ہے۔

امریکہ اور چین کی براہ راست بات چیت

واشنگٹن ۳۰ رجون امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ بہت سے مسائل ایسے ہیں جن کے بارے میں ہم کمیونسٹ چین سے براہ راست بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ اس کی توجیہہ نہیں کی جاسکتی کہ براہ راست بات چیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے کمیونسٹ چین کو تسلیم کر لیا ہے۔

چائے کے باغات کے مزدوروں کی ہڑتال

کلکتہ ۳۰ رجون مغربی بنگال میں چائے کے باغات میں کام کرنے والے جن مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی تھی۔ انہوں نے کام پر آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مغربی بنگال کی حکومت اس بات پر رضامند ہو گئی ہے کہ ہڑتالی مزدوروں پر گولی چلائے جانے کے واقعہ کی تحقیق کی جائے۔

اسرائیلی کابینہ مستعفی ہو گئی

تل عفیف ۳۰ راپریل کل اسرائیل کی کابینہ نے استعفاء دے دیا۔ کابینہ کے استعفاء کی وجہ موسیو شیرٹ کی مخلوط وزارت کی سب سے بڑی پارٹی میں اختلافات والے بیان کی جاتی ہے بتایا گیا ہے کہ صیہونی پارٹی نے حکومت کی تائید کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ موسیو شیرٹ کی ہیٹ پارٹی نے خود ؟ وزارت سے الگ ہو جانے کا فیصلہ کیا۔

نہرو کے نام وزیر اعظم پاکستان کا مکتوب

کراچی ۳۰ رجون۔ معلوم ہوا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو ایک خط لکھا ہے باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق مسٹر محمد علی کا یہ خط [illegible] جھگڑوں سے متعلق تھا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہمبرگ سے واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۳۰ جون صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوئی ہے۔

"سگراون هیگ ساڑھے پانچ بجے شام:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہمبرگ سے واپس تشریف لے آئے ہیں حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ منور احمد"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

بعض امور میں عقائد کے متعلق اہم اختلافات ہونے کے باوجود ہم کسی طرح بھی احمدیوں کو غیر مسلم نہیں کہہ سکتے

شیخ عبدالمجید صاحب اصغر بی۔اے۔ایل ایل۔بی۔پی سی ایس ڈسٹرکٹ جج لائل پور کا فیصلہ

نوٹ:۔ یہ فیصلہ بصورت ٹریکٹ بھی شائع کی گئی ہے۔ جس کی قیمت ایک آنہ فی کاپی ہے۔ اکٹھے منگوانے کی صورت میں ساڑھے چھ روپے فی سینکڑہ اور ساٹھ روپے فی ہزار قیمت ہوگی۔ احباب دفتر تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔

فیصلہ

شیخ عبدالمجید صاحب اصغر۔ بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی۔ پی۔سی ایس ڈسٹرکٹ جج لائلپور

بمقدمہ اپیل

مسماۃ نذیراں دختر برکت علی راجپوت سکنہ خالصہ کالج لائل پور مدعیہ اپیلانٹ

بنام

محمود احمد ولد فضل محمد راجپوت سکنہ چنیلی منڈی مگھیانہ ضلع جھنگ مدعا علیہ ریسپانڈنٹ

(ترجمہ فیصلہ از انگریزی)

مسماۃ نذیراں مدعیہ نے محمود احمد مدعا علیہ پر تنسیخ نکاح کی نالش کی۔ یہ دعوےٰ نمبری ۵/۱۴ سنہ ۱۹۵۰ء مرجوعہ ۱۶/۱۲/۴۹ چوہدری محمد علی صاحب سب جج درجہ اول لائل پور نے ۲۳/۱۱/۵۰ کو خارج کیا فاضل سب جج کے فیصلہ اور ڈگری کی ناراضگی سے مدعیہ نے یہ اپیل دائر کیا ہے۔ دعوے کے اظہارات قدرے غیر معمولی ہیں۔ یہ ظاہر کیا گیا کہ فریقین کا نکاح لائل پور میں ۱۶/۱۲/۴۸ کو ہوا۔ اور یہ کہ نکاح سے دو روز پیشتر مدعا علیہ کے متعلق یہ شبہ ہوا کہ وہ احمدی ہے۔ اور یہ کہ مدعیہ کے باپ نے مدعا علیہ سے دریافت کی۔ تو مدعا علیہ نے حلف اٹھاکر ظاہر کیا۔ کہ وہ احمدی نہیں ہے۔ گو مدعا علیہ کے والدین احمدی ہیں۔ اور یہ کہ مدعا علیہ نے بیان کیا۔ کہ وہ سنی مسلمان ہے۔ یہ بھی مدعیہ کی طرف سے ادعا کیا گیا کہ مدعا علیہ نے مدعیہ کو احمدیوں کے مرکز ربوہ جانے کے لئے مجبور کیا۔ اور اس بات پر بھی مدعیہ کو مجبور کیا۔ کہ وہ اپنا مذہب تبدیل کر دے۔ کچھ تشدد کا بھی ادعا کیا گیا۔ دعوے میں اہم امر یہ ظاہر کیا گیا کہ اگر مدعا علیہ مدعیہ کو دھوکہ نہ دیتا۔ تو وہ اس سے شادی نہ کرتی۔ وجوہات مذکورہ کی بناء پر مدعیہ تنسیخ نکاح کی خواستگار ہے۔

مدعا علیہ نے جواب دعوے میں ظاہر کیا۔ کہ وہ احمدی مسلمان ہے۔ اور نکاح سے قبل بھی وہ فرقہ احمدیہ میں تھا۔ مدعا علیہ نے اس امر سے انکار کیا کہ اس نے بیان کردہ یقین مدعیہ کو دلایا۔ اور مدعا علیہ نے ظاہر کیا کہ مدعا علیہ کا احمدی ہونا مدعیہ اور اسکے والدین کو ہمیشہ سے بخوبی معلوم تھا۔ بقول مدعا علیہ مدعیہ کا اظہار مذکور ایک مابعد کا خیال ہے۔ جو آخر نومبر سنہ ۱۹۴۹ء میں اختراع کیا گیا۔ جبکہ مدعا علیہ نے مدعیہ کو نوٹس دیا۔ تشدد کے ادعا سے بھی مدعا علیہ نے انکار کیا۔ فریقین کے اظہارات سے امور تنقیح مندرجہ ذیل پیدا ہوئے۔

(۱) آیا مدعا علیہ نے اپنا مذہبی عقیدہ (احمدیت) مدعیہ سے چھپایا۔ اور اس طرح مدعیہ کے ساتھ فریب کیا؟

(۲) آیا مدعا علیہ مدعیہ کو تبدیل مذہب کے لئے مجبور کرنا چاہتا تھا؟

(۳) آیا مدعا علیہ مدعیہ کے ساتھ تشدد کا برتاؤ کرتا ہے؟

(۴) دادرسی

فریقین نے شہادت پیش کی ہے مدعیہ نے اپنے والد برکت علی گواہ م ۱ اور اپنے چچا نور محمد گواہ م ۲ اور نیز محمد صدیق گواہ م ۳ کو پیش کیا۔ یہ گواہان عرضی دعوے کے اظہارات سے بھی ایک قدم آگے چلے گئے ہیں۔ فاضل سب جج نے بجا طور پر ان کی شہادت کو مسترد کیا ہے۔ اور ان اختلافات کو زیر نظر رکھا ہے۔ جن کے دہرانے کی مجھے ضرورت نہیں۔ گواہان مذکور نے عدالت میں یہ بیان دیا ہے کہ مدعا علیہ اور اس کے والد دونوں نے یہ بیان دیا تھا۔ کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی احمدی نہیں ہے۔ لیکن عرضی دعوے کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مدعا علیہ نے مدعیہ کو غیر مبہم الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ مدعا علیہ کے والدین یقیناً احمدی ہیں۔ صرف یہی امر قابل توجہ نہیں ہے۔ بلکہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ حلف نکاح سے دو روز قبل اٹھایا گیا تھا۔ یعنے ۱۴/۱۲/۴۸ کو۔ یعنے اس روز جبکہ اقرارنامہ P.2 بھی لکھا گیا تھا۔ یہ اقرارنامہ ۱۱/۱۲/۴۸ کو لکھا گیا تھا۔ کہ اگر تاریخوں کے اختلاف کو میں اس قدر اہمیت نہ بھی دوں۔ جو فاضل سب جج نے دی ہے۔ تو یہ واقعہ ہے کہ حلف اٹھانے اور اقرارنامہ لکھنے کے واقعات ایک دوسرے کے بعد ایک ہی دن عمل میں آئے۔ اگر مدعا علیہ نے واقعی کوئی اس قسم کا حلف اٹھایا ہوتا۔ جو کہ مدعیہ ظاہر کرتی ہے۔ تو اس حلف کے واقعہ کا نمایاں طور پر ذکر دستاویز P.2 میں ہوتا۔ اگر اور نہیں تو مدعا علیہ سے کم از کم یہ منوایا جاتا کہ دستاویز P.2 میں وہ تسلیم کرے۔ کہ وہ سنی مسلمان ہے۔ اور احمدی نہیں ہے۔ مدعیہ کا مقدمہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ تھوڑے عرصے بعد وہ اپنے شوہر کے گھر بودوباش اختیار کرنے کے لئے گئی۔ تو اس کے شوہر نے تبدیل مذہب کے لئے ترغیب دی۔ اور عملاً اسے مجبور کیا کہ مدعیہ اسکے ساتھ ربوہ چلے کہا جاتا ہے کہ بس چند مہینے ہی وہ اپنے شوہر کے گھر رہی تھی جبکہ اسے نکال دیا گیا۔ سوال یہ ہے کہ شادی کے بعد اتنا لمبا عرصہ یعنے تقریباً ایک سال تک وہ کیوں خاموش رہی۔ اور کم از کم شوہر کے گھر سے نکالے جانے کے بعد چھ ماہ تک اس نے کیوں سکوت اختیار کیا۔ مدعیہ نے کبھی کوئی قدم نہ اٹھایا۔ جس سے اس کے خاوند کو آگاہی ہوتی۔ کہ مدعیہ اس کے ساتھ رہنے پر رضامند نہیں ہے۔ لیکن جب آخر نومبر سنہ ۱۹۴۹ء میں مدعا علیہ نے مدعیہ کو نوٹس دیا۔ تو سب سے پہلی مرتبہ مدعیہ نے جواباً یہ لکھا کہ مدعا علیہ احمدی ہے وغیرہ یہ عذر صریحاً مابعد کا خیال ہے۔ شہادت پر زیادہ غور کرنے کے بعد میرے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ یہ قرار دوں کہ کبھی بھی مدعا علیہ نے مدعیہ کو ربوہ جانے کے لئے یا تبدیلی مذہب کے لئے مجبور کیا ہو۔ فاضل سب جج نے مدعیہ کی مذہب سے ناواقفی کے متعلق بالتفصیل بحث کی ہے۔ دراصل وہ مذہب کی مبادیات کو بھی سمجھ نہیں سکتی۔ تاہم یہ سوال ہمارے راستے میں حائل نہیں۔ کیونکہ اس بارے میں بعض علماء کے خیالات **خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن ہائی کورٹیں وقتاً بعد وقت یہ فیصلہ دے چکی ہیں کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بعض امور میں عقائد کے متعلق اہم اختلافات ہونے کے باوجود ہم کسی طرح بھی احمدیوں کو غیر مسلم نہیں کہہ سکتے۔** مسل پر شہادت کو خوب زیر غور لانے کے بعد میں قرار دیتا ہوں۔ کہ مدعیہ کو اس بات کا علم تھا۔ کہ مدعا علیہ جس کے ساتھ وہ نکاح کرنے لگی ہے احمدی ہے۔ اور میں قرار دیتا ہوں۔ کہ مدعا علیہ کے حلف اٹھانے کے متعلق جو شہادت پیش کی گئی ہے۔ وہ جھوٹی ہے۔ میں یہ بھی قرار دیتا ہوں۔ کہ نکاح سے قبل یا بوقت نکاح مدعیہ کے ساتھ کوئی دھوکہ نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں میں فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ مدعا علیہ نے مدعیہ کو کبھی تبدیل مذہب کے لئے مجبور نہیں کیا۔ تشدد کے متعلق پیشکردہ شہادت بھی ناتسلی بخش اور غیر یقینی ہے۔ جنبہ دار گواہوں کے بیانات کی بناء پر میں یہ قرار نہیں دے سکتا۔ کہ مدعا علیہ نے کبھی بھی مدعیہ سے سختی کا برتاؤ کیا ہو۔ ان تمام تنقیحات کے بارے میں فاضل سب جج کے ساتھ مجھے پورا اتفاق ہے۔ اور میں فیصلہ کرتا ہوں کہ فریقین کا نکاح منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔ **لہذا فیصلہ اور ڈگری عدالت ماتحت کو بحال رکھتے ہوئے میں اپیل کو معہ خرچہ خارج کرتا ہوں۔**

5.5.51

عبدالمجید اصغر
ڈسٹرکٹ جج لائل پور

ایک تازہ نشان

"تمہارا علاج قادیان میں ہے" (ہاتفِ غیبی)

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ناظر بیت المال قادیان)

احمدیت کے مخالفین نے سلسلہ حقہ کے خلاف قدم اٹھاتے ہوئے شاذ ہی عدل و انصاف سے کام لیا ہے۔ ان کی ہمیشہ ہی کوشش رہی ہے۔ کہ کسی طرح حقیقت پر پردہ ڈال کر ناواقف عوام کو پُرپیچ الفاظ غلط تاویلات اور ضعیف روایات کے چکر میں پھنسا دیا جائے۔ تاکہ وہ راہِ ہدایت کو نہ پا سکیں۔ ورنہ تحریکِ احمدیت کی سچائی کو پرکھنے کے لئے یہ کافی تھا۔ کہ زمانے کے روحانی تقاضے دیکھے جاتے۔ گزشتہ انبیاء اور بزرگانِ امت کی پیشگوئیوں کو پیش نظر رکھا جاتا۔ اور اس امر کی چھان بین کی جاتی۔ کہ آیا احمدیت کے ذریعہ زمانہ کی روحانی ضروریات اور سابقہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں یا نہیں۔ اور وہ عظیم الشان انقلاب برپا ہوا ہے یا نہیں۔ جس کی امید ایسے روحانی سلسلہ کے قیام سے کی جاتی تھی۔

کیا وہ بے نظیر قربانیاں جو جماعت احمدیہ کے افراد نے احیائے اسلام اور اشاعت اسلام کے لئے کیں۔ اور جس طرح مال، جان، عزت۔ وطن اور وقت کو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قربان کیا۔ صداقت احمدیت کا کافی ثبوت نہیں۔

آج کرۂ ارض میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وسیع ترین نظام کس نے قائم کی ہے؟ اور آج یورپ اور امریکہ کے تثلیث کدوں میں سوائے احمدیت کے اور کس کے ذریعہ سے توحید و رسالت کی آواز گونج رہی ہے؟

مستشرقین یورپ اور فلاسفران مغرب کے اسلام کے خلاف اعتراضات کے سامنے آج سوائے مجاہدین احمدیت کے اور کون سینہ سپر ہے؟ قرآن کریم کے محاسن و معارف کو اقوام عالم کے سامنے پیش کرنے کے لئے تفاسیر اور تراجم کا کام سوائے جماعت احمدیہ کے اور کون کر رہا ہے؟ اگر یہ سب کچھ ایک مٹھی بھر اور بے سرو سامان جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے انجام دے رہی ہے۔ اور اس کے مخالفین باوجود وسیع ذرائع اور کثیر سامان رکھنے کے اس کا عشر عشیر بھی نہیں کر رہے۔ تو سچائی کو پرکھنا ایک منصف مزاج کے لئے کوئی دشوار امر نہیں۔ یقیناً درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

احمدیت کی صداقت کی بڑی دلیل وہ نشانات اور معجزات ہیں۔ جو اسلام کی زندگی اور اس کی سچائی کو ہر دور میں ثابت کرتے رہے ہیں۔ اور اس زمانہ میں نمایاں طور پر احمدیت کے لئے ظاہر ہو چکے ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ہمیشہ اپنی اور اسلام کی سچائی کے ثبوت کے لئے خوارق و معجزات میں مقابلہ کرنے کے لئے مذاہب غیر کو چیلنج دیا اور گزشتہ ساٹھ سال کی تاریخ اس بات کا ثبوت مہیا کرتی ہے۔ اور جب بھی کوئی شخص اس روحانی مقابلہ کے لئے کھڑا ہوا۔ وہ اپنی شکست سے احمدیت کی صداقت کو ثابت کر گیا۔

احمدیت کے دائمی مرکز — قادیان میں ۱۹۴۷ء کے ہولناک حوادث کے باوجود مٹھی بھر احمدیوں کا غیر معمولی حالات میں قیام خود ایک بہت بڑا نشان ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت ظہور میں آیا۔ ان پُر آشوب حالات میں قادیان کے مظلوم اور بے سرو سامان احمدیوں کی جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے تائید و نصرت فرمائی۔ اور ان کے لئے خوارق و نشانات دکھا کر ان کے قلوب کو مضبوط کیا۔ وہ ایک لمبی داستان ہے۔ جس کے تفصیلی بیان کے لئے ہزاروں صفحات بھی کافی نہیں ہو سکتے۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہر نیا دن قادیان کے درویشوں کے لئے نئے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ اور ہر رات ان کی تکالیف و مصائب کو کم کرنے کے لئے نئے سامان مہیا کرتی ہے۔ ۱۹۴۷ء کے اواخر میں ان کی تعداد صرف تین صد کے قریب تھی۔ اور وہ خطرات میں اسی طرح گھرے ہوئے تھے۔ کہ ان کے بچنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ لیکن — خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو محفوظ رکھا اور بڑھایا

۱۹۴۷ء کے بعد سے وہ بغیر اہل و عیال کے زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن اب ان میں سے اکثر کے اہل و عیال ان کے پاس ہیں۔ اور ان کے لئے باعث سکینت و آرام ہیں۔ اس عرصہ میں ان کو مشرقی پنجاب میں اسلام اور احمدیت کی تائید میں جلسے اور تقاریر کرنے کی متواتر توفیق مل رہی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور محاسن کا ہندوؤں اور سکھوں میں تذکرہ کرنے کے لئے وہ باقاعدہ "سیرۃ النبی" (صلے اللہ علیہ وسلم) کے جلسے بھی منعقد کرتے ہیں۔ قادیان سے ایک ہفتہ وار اخبار "بدر" جاری ہے۔ جس کے ذریعہ سے نہ صرف پنجاب میں بلکہ ہندوستان کے طول و عرض میں اسلام کی تائید اور مخالفین اسلام کی تردید میں پُر زور مضامین شائع ہوتے ہیں۔ یہی بے سرو سامان درویش اشاعت اسلام کا کام زبانی اور بذریعہ لٹریچر منظم صورت میں کر رہے ہیں۔ اور آج مشرقی پنجاب کے طول و عرض میں لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر کے ذریعہ اور لاکھوں غیر مسلموں کو زبانی اسلام کا زندگی بخش پیغام پہونچایا جا چکا ہے۔ اور بعض غیر مسلم اس سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے ہو رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ہاتھ ان درویشوں کے مجروح قلوب کے لئے تسلی کا سامان مہیا کرتا ہے اور ان کو قربانی کی توفیق عطا فرماتا ہے

ایک تازہ نشان

"داغ ہجرت" کے عظیم سانحہ سے اب تک سینکڑوں نشانات احمدیت کی تائید میں قادیان اور اس کے گرد و نواح میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ جن کی وجہ سے غیر مسلموں کا مخالفانہ ماحول کافی حد تک سازگار فضا میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اور درویشوں کی مشکلات بھی کافی حد تک کم ہو چکی ہیں۔ اور یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقوع میں آیا ہے۔ میں اس وقت مثال کے طور پر ایک تازہ واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ جس سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ فضا کو سازگار کرنے کے لئے کس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش زن ہے۔

گورداسپور میں ایک معزز ہندو دوست دیوان کیدار ناتھ صاحب رہائش پذیر ہیں۔ وہ تقسیم ملک کے بعد ضلع سیالکوٹ سے آکر بطور پناہ گزین کے گورداسپور میں مقیم ہوئے۔ قادیان کے بعض احمدی دوستوں سے ان کے اچھے مراسم ہیں۔ ایک عرصہ کی بات ہے۔ کہ ان کو کسی دوست سے اتفاقاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو مل گیا۔ جو انہوں نے اپنے رہائشی مکان کے ایک کمرہ میں آویزاں کر لیا۔

(باقی مسلسل صفحہ پر)

بقایا داران کی یاددہانی کی چٹھیاں

واپس آرہی ہیں

تحریک جدید کے دفتر اول کے اُن بقایا داران کو جن کے انیس سال کے پورا ہونے میں کوئی کسر ہے۔ ان سب کو دفتر کی طرف سے دوبارہ بلکہ بعض کو سہ بارہ یاددہانی کرائی جا چکی ہے۔ کہ وہ اپنے بقایا ادا کر کے یا مرکزی رسید کا حوالہ مزید پڑتال کے لئے دے کر اپنا نام درج فہرست کروا لیں۔ مگر بعض احباب کی یاددہانی عام ڈاک میں اور بعض کی یاددہانی رجسٹری بھی واپس آئی ہے۔ کہ پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔ اس لئے جن کو یاددہانی نہ ملی ہو۔ وہ دفتر سے اپنا بقایا معلوم کر کے ادا فرما دیں۔ تا نام فہرست سے رہ نہ جائے۔

یاد رہے اگست ۱۹۵۵ء کے پہلے عشرہ میں تمام احباب کے بقایا جات کا ادا ہونا ضروری ہیں۔ ورنہ نام فہرست سے کٹ جائے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

دو ماہ پیشتر وہ بعارضہ وجع المفاصل (گٹھیا) سخت بیمار ہوگئے ان کے گھٹنے اور پاؤں میں ورم ہوگیا۔ اور ہر وقت شدید درد رہنے لگا۔ انہوں نے سول ہسپتال گورداسپور میں اور بعض اور ماہر ڈاکٹروں سے علاج کروایا ہر قسم کی ادویہ اور ٹیکے استعمال کئے۔ مگر آرام نہ ہوا۔

ایک دن جب وہ شدتِ درد سے بہت بے چین تھے۔ تو حضرت اقدس علیہ السلام کے فوٹو کی طرف منہ کرکے انہوں نے نہایت تضرع سے دعا کی۔ ابھی وہ دعا کر ہی رہے تھے کہ ان کو زور سے آواز آئی:۔

"تمہارا علاج قادیان میں ہے"

اس غیبی آواز کے سننے کے بعد ان کو یہ یقین ہوگیا کہ قادیان ہی میں جاکر ان کو افاقہ ہوگا۔ چنانچہ وہ اپنے ایک پڑوسی کے سہارے قادیان پہنچے۔ اور اپنی بیماری کی تفصیل۔ اور قادیان آنے کی وجہ بیان کی۔ چنانچہ مکرمی ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ نے ان کا علاج شروع کردیا۔ ابھی علاج کرتے ہوئے دو دن ہوئے تھے۔ کہ ان کا درد جاتا رہا۔ اور چند دن میں ورم بھی اتر گیا۔ اور وہ جلد ہی تقریباً شفایاب ہوکر واپس گورداسپور تشریف لے گئے۔ اس واقعہ کا ذکر وہ اکثر لوگوں سے کرتے رہتے ہیں۔ کہ کس طرح ان کی شدید بیماری قادیان اور اس کے درویشوں کی برکت سے دور ہوئی اور کس طرح غیبی آواز نے ان کو قادیان جاکر علاج کروانے کی طرف راہنمائی کی۔ اس واقعہ کا بفضلہ تعالیٰ عام پبلک پر بہت خوشگوار اثر ہے فالحمد علیٰ ذالک۔

کلامِ محمود دوسرا حصہ مکمل کا تازہ ایڈیشن

مرتبہ محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ

جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تمام قدیم و جدید آج تک کی نظموں کو اشاعت کے لحاظ سے باترتیب معہ حوالہ جات جداگانہ عنوانات کے ساتھ جمع کردیا گیا ہے بارھویں بار خوشخط صحت کے ساتھ عمدہ لکھائی چھپائی سے اعلیٰ کاغذ پر شائع کی گئی ہے ۱۸۰ صفحات جیبی تقطیع قیمت سوا دو پیسہ فی کاپی ـــ احباب مذکورہ بالا پتہ سے منگوا کر مرتب کی حوصلہ افزائی فرماویں۔

عزیز مختار احمد مرحوم

(از اعزاز اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر کا کاخیل)

عزیزم میاں مختار احمد صاحب کا کاخیل ریلوے بکنگ کلرک ایرپورٹ یالٹا کراچی ۵۵-۶-۷ کو رات کے وقت اکیلے اپنے بستر پر لیٹے ہوئے ظالم اور سفاک چوروں کے ہاتھوں محض ایک حقیر سی رقم کے لالچ میں نہایت بے دردی سے شہید کئے گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

کراچی کے اکثر انگریزی اور اردو اخبارات مثلاً ڈان۔ انجام۔ جنگ۔ نئی روشنی اور المصلح وغیرہ نے اپنے اپنے پرچوں میں اس واقع کا ذکر کیا۔ اور حکومت کو تحقیقات کی طرف توجہ دلائی۔ اور مرحوم کے بارے میں ہمدردی کا اظہار کیا۔ پولیس اور ریلوے کے اعلیٰ افسران نے میرے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ جس کے لئے میں ان سب کا مشکور ہوں۔

خوش قسمتی سے مجرم گرفتار ہوچکے ہیں۔ پولیس بہت توجہ اور سرگرمی سے تفتیش کررہی ہے۔ اور مقدمہ عنقریب عدالت کے سامنے پیش کیا جاوے گا۔

عزیزم اپنے گاؤں موضع دھوبیاں ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ اور انیس سال کی عمر میں غریب الوطنی کی حالت میں شہادت کا درجہ حاصل کیا۔ ۵۵-۶-۱۷ کو احمدیہ ہال کراچی میں بعد نماز جمعہ مرحوم کا جنازہ غائبانہ پڑھا گیا۔ مرحوم نے ۱۹۵۲ء میں میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ اور والٹن ٹریننگ سکول لاہور میں تربیت حاصل کی۔ وہاں سے فارغ ہوکر ابھی حال ہی میں کراچی اس کی تعیناتی ہوئی تھی۔ کہ اس طرح مظلومی کی حالت میں شہادت پائی۔ مرحوم بہت دلیر خوش خلق۔ اور دیندار نوجوان تھا۔ پچھلے سال میرے ساتھ مشاورت میں شرکت کے لئے ربوہ گیا تھا۔ اور حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا تھا مرحوم صوم و صلوٰۃ کا پابند تھا۔ جس کا اندازہ اسکے خط مورخہ ۵۵-۵-۵ سے ہوسکتا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے:۔

"آج بارھواں روزہ ہے۔ روزے خوب مزے سے گذر رہے ہیں۔ سحری کو اٹھ کر تراویح پڑھتا ہوں۔ قرآن شریف کی تلاوت بھی شروع کی ہے۔ ابھی تک سولہ پارے پڑھے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ یہاں ۵ فی صدی لوگ بھی روزے نہیں رکھتے"

اس کے علاوہ عزیز کو تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ احباب مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ کہ اللہ پاک اسکو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور اس کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

شکریہ احباب

از مکرم بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر والد مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم

عزیزم مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم انچارج مبلغ مغربی افریقہ کی سیرالیون میں وفات پا جانے پر ہمارے ساتھ اور دوسرے خاندان کے افراد یعنی اہلیہ نذیر احمد علی اور پسرم عزیز بشیر احمد ناصر پٹرول جھنگ کے ساتھ احباب نے ملاقات و خطوط کے ذریعہ سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ کی طرف سے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے زیورچ سے خط لکھا ہے۔ نیز ادارہ ہائے لوکل انجمن و تحریک جدید پاکستان کی مختلف جماعتوں اور بیرون ممالک سیرالیون و گولڈ کوسٹ وغیرہ کی طرف سے بھی بے شمار تعزیت کے خطوط اور ریزولیوشن موصول ہوئے ہیں۔ جو ان لوگوں کے خلوص اور احمدیت کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے۔ عزیز مرحوم کو جماعت کی طرف سے جو اعزاز شاندار الفاظ اور پرخلوص جذبات کے ذریعہ سے دیا گیا ہے۔ میں اسکے لئے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مبلغین اور خدام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نعم البدل پیدا کرتا رہے۔ آمین۔

تبصرہ

الحجۃ البالغہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی ۹۶ صفحات کا یہ رسالہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ۱۹۱۷ء میں تصنیف فرمایا تھا۔ اب تیسری بار محترم مصنف کی نظر ثانی اور ایک ضروری تتمہ کے اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے اس رسالہ میں عقیدہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام کی اہمیت واضح کرنے کے بعد اسپار سے ہیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے موقف کو نہایت دلنشین اور عام فہم انداز سے پیش کیا گیا ہے۔

حضرت میاں صاحب ممدوح کا نام ہی رسالہ کی اہمیت و جامعیت کی کافی ضمانت ہے احباب کو اس کی بکثرت اشاعت کرنی چاہیئے لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱۰ر فی نسخہ۔ احمدیہ کتابستان ربوہ۔ ضلع جھنگ کے پتے سے منگوایا جاسکتا ہے۔

علمی معجزہ۔ مکتبہ تریاق امین آباد ضلع گوجرانوالہ نے مندرجہ بالا عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہرۂ آفاق تصنیف براہین کا ایک بصیرت افروز مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں حضور علیہ السلام نے روحانی اور جسمانی ترقیات کا موازنہ فرمایا ہے۔ اور قرآن مجید کی بعض آیات کی نہایت پرمعارف تفسیر بیان کی ہے۔

۳۲ صفحات کا یہ رسالہ ۸ر میں مندرجہ بالا پتے سے مل سکتا ہے

دنیا کے تمام مسائل کا حل اسلامی تعلیم میں ہے از آنریبل جسٹس چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب!

محترم چوہدری صاحب موصوف نے بین الاقوامی اسلامی اقتصادی تنظیم کے اجلاس خصوصی میں جو فاضلانہ خطبہ صدارت ارشاد فرمایا وہ مکتبہ تریاق امین آباد ضلع گوجرانوالہ نے مندرجہ بالا عنوان سے شائع کیا ہے۔ اس میں چوہدری صاحب محترم کی ایک اور تقریر اسلام اور حفظان صحت بھی شامل کردی گئی ہے۔ نیز حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک مضمون دعا کے متعلق بھی درج کردیا گیا ہے۔

قیمت صرف ۳ر مکتبہ تریاق امین آباد ضلع گوجرانوالہ سے منگوایا جاسکتا ہے۔

True Islam شائع کردہ سیلون مشن

قیمت آٹھ آنہ

سیلون مشن کی طرف سے یہ انگریزی ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے۔ یہ ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور احمدیت ۲

م سے متعلق ضروری معلومات درج ہیں۔ انگریزی خوان دوستوں کو خود بھی مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور اس کی اشاعت میں بھی حصہ لینا چاہیئے۔ یہ ٹریکٹ عمدہ کاغذ پر شائع کیا گیا ہے اور دیدہ زیب ہے۔

معاصرین کی آراء

(ضروری نہیں کہ ادارہ ان مندرجات سے پوری طرح متفق ہو)

مارِ آستین

عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے والی ضرب المثل اگر کسی ملک یا قوم پر صادق آتی ہے۔ تو دنیا کا نرالا دیش پاکستان اور اس کے بدنصیب باشندے ہیں۔ جو کہ پے در پے ٹھوکریں کھانے کے باوجود ہوش میں آنے یا دوست دشمن میں تمیز کرنے کا نام تک نہیں لیتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خود غرض اور ابن الوقت قسم کے سیاستدان اور لیڈر جن کا اس پاک سرزمین میں برابر اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ نہایت آسانی سے ان کو بے وقوف بنا لیتے ہیں۔ اور عوام بھی ان لوگوں کے جالوں اور پھندوں میں پھنسنے میں ایک دوسرے سے سبقت ہی لے جانے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ ایسا کرنا عین کارِ ثواب بھی سمجھتے ہیں۔ ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہی کی بات ہے کہ اس مخصوص ٹولی نے مذہب کی آڑ میں پنجاب کی سرزمین پر جو خونی ڈرامہ کھیلا۔ اس نے نہ صرف پاکستان بلکہ اسلام کے وقار کو سخت دھکا لگایا۔ سینکڑوں نوجوان گولیوں کا شکار ہو گئے ہزاروں بچے یتیم۔ بیسیوں عورتوں کے سہاگ اجڑ گئے۔ اور ہزاروں گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے۔ کہ ان نام نہاد مذہبی لیڈروں کی جو کہ اس تحریک کے بانی اور کرتا دھرتا تھے۔ نکسیر بھی نہ پھوٹی۔ اور بے گناہ لوگوں کو خون میں تڑپتا چھوڑ کر خود مزے سے گھروں میں جا چھپے۔ کتنے شرم کا مقام ہے۔ اگر اس تحریک کے چلانے والوں میں ذرا بھی خلوص اور دین کی محبت ہوتی۔ تو خود سب سے پہلے پولیس اور فوج کی گولیوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کرتے۔ لیکن ہم نے دیکھ لیا۔ کہ انہیں تو صرف لوگوں کو الو بنانا آتا ہے۔ لیکن ہمیں سب سے زیادہ افسوس اسی چیز کا ہے۔ کہ اتنا خون خرابہ اور تباہی مچانے کے باوجود ان لوگوں کا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اور اب کالی ماتا کی طرح مزید انسانی خون کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے انہوں نے نئے مورچے اور نئی چراگاہیں تلاش کرنی شروع کر دی ہیں۔ جہاں سے انہیں قربانی کے دُنبے آسانی سے میسر آ سکیں۔ چنانچہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا مودودی نے پنجاب کا طوفانی دورہ پھر سے شروع کر دیا ہے، اب کی بار انہوں نے سرگودھا اور لائل پور کے سبزہ زاروں کو انسانی خون سے لالہ زار بنانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ مولانا عطاء اللہ نے تو خیر وہی پرانا راگ الاپنا شروع کیا ہے، یعنی ان کے نزدیک پاکستان اور اسلام کی فتح اور کامرانی کا راز صرف تحریک ختم نبوت کی کامیابی میں پوشیدہ ہے۔ اور اس تحریک کی کامیابی کے فوراً بعد ہی پاکستان کے تمام اقتصادی اور معاشی مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ مولانا مودودی نے اب تک تو اس تحریک سے علیحدگی کا کوئی اعلان نہیں کیا۔ البتہ انہوں نے اب جاہل اور بے خبر عوام کو زیادہ مؤثر طریقے پر بے وقوف بنانے کے لئے ایک نیا شوشہ چھوڑا ہے۔ یعنی اسلامی دستور عرف جادو کا ڈنڈا اور اس دستور کے جملہ حقوق اپنے ہی نام محفوظ کر لئے ہیں۔ ان کے نزدیک اسلامی دستور نہ تو کوئی دوسرا بنا سکتا ہے، اور نہ ہی اسے ایسا کرنے کا اختیار ہے۔ مولانا مودودی کا خیال ہے۔ کہ ان کا بنایا ہوا اسلامی دستور پاکستان ہی نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کی مشکلات کا واحد حل ہے۔ اور ان کا بنایا ہوا اسلامی دستور ملک میں نافذ ہوتے ہی عوام کی تمام مشکلات دور ہو جائیں گی۔ مولانا مودودی اور جماعت اسلامی اب عوام کو وہی سبز باغ دکھا رہے ہیں۔ جو آزادی سے پہلے مسلم لیگ اور کانگرس ہندوستان کے عوام کو دکھایا کرتی تھیں۔ یعنی یہ کہ ہندوستان میں غربت، جہالت اور بیماری کا واحد سبب برٹش راج ہے۔ اور انگریز کے ہندوستان سے جاتے ہی یہاں دودھ کی نہریں بہنے لگیں گی، شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ہم نے دیکھ لیا ہے۔ کہ اپنے دیس میں اپنا راج ہوتے ہی عوام کی مشکلات میں نہ صرف زبردست اضافہ ہوا بلکہ وہ خرابیاں جنہیں برٹش راج کا تحفہ کہا جاتا تھا۔ اتنی بڑھ گئی ہیں۔ کہ انہوں نے پورے سماج کو ہی کھوکھلا کر کے رکھ دیا ہے۔ کانگرس نے عوام کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو پورا کیا یا نہیں ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ مسلم لیگ نے ہمارے ساتھ کیا کیا۔ مسلم لیگ کی اس حکومت نے پورے آٹھ سال دستور کی فضول بحثوں اور خانہ جنگی میں صرف کر دیئے۔ نتیجہ معلوم۔ ملک اور عوام کے مسائل جوں کے توں پڑے رہے۔ اب ملک میں مایوسی اور بے چینی کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی ہے، ان ہنگامی حالات سے فائدہ اٹھانے کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے، جماعت اسلامی نے اسلامی دستور عرف جادو کا ڈنڈا شوشہ چھوڑا ہے۔ حالانکہ مودودی صاحب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ننانوے فی صدی لوگ اسلامی دستور تو کیا وہ تو ایاک نعبد و ایاک نستعین کے معنے بھی نہیں جانتے۔ دوسری چیز جس سے وہ مجرمانہ طور پر چشم پوشی کر رہے ہیں۔ یہ ہے کہ دنیا کے جتنے بھی ممالک میں اقتصادی اور معاشی خوشحالی کا دور دورہ ہے، اور دنیا کی قیادت کر رہے ہیں۔ وہ سب کسی دستور کی بدولت نہیں ہے۔ بلکہ وہ سب کچھ تو وہاں کے عوام اور لیڈروں کی انتھک محنت تعلیم اور قدرتی وسائل کی بہتات کی بدولت ہے۔ دستور چاہے وہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی کوئی جادو کا ڈنڈا یا الٰہ دین کا چراغ ہرگز نہیں ہوتا۔ کہ جس کے جاری ہوتے ہی ہر مشکل آسان ہو جائے۔ اور ہر مسئلہ کا حل نکل آئے۔ افسوس صد افسوس کہ جتنا روپیہ اور جتنا وقت ہم نے دستور کی فضول بحثوں میں صرف کیا۔ اگر اتنا ہی وقت اور روپیہ ہم عوام کی خوشحالی اور بہبودی کے کاموں پر صرف کرتے۔ تو نہ جانے آج ہماری حالت اب سے کس قدر مختلف ہوتی۔ یہ تو سب ہماری بدنصیبی ہے۔ کہ ہمیں شروع ہی سے ایسے نادان اور خود غرض لیڈر مل گئے ہیں۔ جنہوں نے ہمیں تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔ حیرت کا مقام ہے کہ مولانا مودودی کے گردوں میں چند تنکے موجود ہونے پر تو جماعت اسلامی حکومت کے خلاف وائٹ پیپر شائع کر دیتی ہے۔ لیکن لاہور کے خونی ہنگاموں میں ہلاک ہو جانے والوں کے ہزاروں پسماندگان کے لئے تو اس نے پھوٹی کوڑی بھی خرچ نہیں کی۔ اور صبرِ جمیل کی میٹھی لوری پر ہی ان بے چاروں کو سلا دیا۔ کاش کہ صبرِ جمیل کوئی کھانے پینے کی چیز ہوتی۔ اب بھی وقت ہے کہ لوگ آنکھیں کھولیں۔ اپنے دوست دشمن میں تمیز کریں۔ ورنہ یہ آستین کے سانپ پھر کوئی نیا خونی ڈرامہ کا آغاز کر دیں گے۔ جس کے لئے انہوں نے اب پھر زمین ہموار کرنی شروع کر دی ہے۔

(عبد الصمد صدیقی کراچی۔ از روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۵ء)

"صالحین" کی صریح غلط بیانی

روزنامہ تسنیم لاہور میں بڑے طمطراق سے خبر شائع کی گئی۔ کہ ۸ جون کو جناب مولانا ابو الاعلیٰ مودودی سرگودھا گئے۔ تو مقامی تاجروں کی ایک جماعت کے علاوہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا نے بھی جماعت صالحین کے اس امیر کی خدمت میں نیازنامہ عقیدت یا سپاسنامہ خیر مقدم پیش کیا۔

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا کے سکرٹری سید غضنفر علی بخاری نے اخبارات کو اطلاع بھیجی ہے۔ کہ صالحین کا یہ پراپیگنڈا سراسر غلط ہے۔ کہ بار ایسوسی ایشن نے مودودی صاحب کو کوئی سپاسنامہ دیا۔ سکرٹری صاحب لکھتے ہیں:۔

مولانا مودودی کو ایڈریس

بکری۔ لاہور کے ایک روزنامہ میں ایک خبر چھپی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا نے مولانا مودودی کی آمد پر ان کو ایک ایڈریس پیش کیا۔ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ اس ایسوسی ایشن کی طرف سے کوئی ایسا ایڈریس پیش نہیں کیا گیا۔ اگر یہ خبر پراپیگنڈا سٹنٹ کے طور پر شائع کی گئی ہے۔ تو یہ غیر ذمہ داری کی انتہا ہے۔ بار ایسوسی ایشن جماعت اسلامی کے اس اقدام کی مذمت کرتی ہے۔ اور اس کے خلاف پُرزور احتجاج کرتی ہے۔

اگر کسی وکیل نے اس ایڈریس پر دستخط کئے ہیں۔ تو اس نے ایسا ذاتی حیثیت میں کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے سکرٹری کی حیثیت سے ایڈریس پر دستخط نہیں کئے تھے۔ یہ خبر قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔

(سید غضنفر علی بخاری ایڈووکیٹ سکرٹری ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا)

سرگودھا بار ایسوسی ایشن کی یہ تردید اس امر کا کھلا ثبوت ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے صالحین کو جہاں اپنے امیر کی اور اپنی جماعت کی شان بڑھا چڑھا کر دکھانا مقصود ہوتا ہے۔ وہاں وہ صریح کذب بیانی سے کام لینے میں بھی تامل نہیں فرماتے۔

سرگودھا میں مودودی صاحب کے خیر مقدم کی ان داستانوں کی قلعی جو اخبار "تسنیم" اور دیگر صالح اخبارات میں چھپی ہیں۔ مولانا لال حسین اختر کے اس مضمون سے بھی واضح ہوتی ہے۔ جو "نوائے پاکستان" کے علمی و ادبی ایڈیشن میں چھپا ہے۔ اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرگودھا میں کسی عالمِ دین نے مودودی صاحب کے استقبال میں حصہ نہیں لیا اور "صالحین" روپے لیکر پھرتے رہے۔ لیکن کوئی شخص مودودی صاحب کے اعزاز میں دعوت دینے پر آمادہ نہ ہوا۔

یہ وہ جماعت ہے۔ جو عام مسلمانوں کو محض نسلی اور پیدائشی مسلمان قرار دیتی ہے۔ اور خود کو صالحیت تقویٰ اور صداقت و دیانت کا علمبردار کہتی ہے۔

(عبد اللہ اثری۔ نوائے پاکستان مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۵ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

امانت خاص صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضور ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

احباب نے نظارت بیت المال کا اعلان بعنوان "احباب جائزہ لیں کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کی تعمیل کر دی ہے" پڑھا ہوگا۔ یہ اعلان اس سے قبل بھی کئی بار شائع ہو چکا ہے مگر دوستوں نے حضور کے مندرجہ ارشاد کے متعلق خاطر خواہ توجہ نہیں فرمائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت خاص صدر انجمن احمدیہ کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہوا ہے کہ اس مد میں جو رقوم بھجوائی جائیں گی وہ بطور قرض کے ہوں گی اور یہ کہ امانت خاص صدر انجمن کا بقایا کم از کم چار پانچ لاکھ روپیہ تک پہنچ جانا چاہیئے۔ شروع شروع میں اس امانت کی ادائیگی کے بارہ میں کچھ پابندیاں عاید کی گئی تھیں۔ مثلاً موٹی موٹی رقوم کو ادا کرنے سے قبل چند یوم کا نوٹس دیا جانا ضروری تھا۔ مگر اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ پر تشریف لے جانے سے قبل کراچی سے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ "امانت خاص" سے رقوم واپس لینے میں کوئی پابندی نہ لگائی جائے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے:۔

"میں نے پہلے آپ کو لکھا تھا کہ پچاس روپے تک یا اس کے لگ بھگ رقوم امانت دار کو ادا کر دیا کریں۔ بڑی رقوم کے لئے پوچھا کریں۔ اب میں لکھتا ہوں کہ بڑی رقوم کے لئے بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ جو شخص بھی اپنی امانت واپس لینا چاہے اس کو دے دیا کریں۔ اگر کوئی بڑی رقم واپس لینا چاہے تو محبت اور نرمی سے سمجھائیں کہ آہستہ آہستہ لیں تاکہ امانت کو نقصان نہ ہو۔ لیکن پھر بھی کوئی اصرار کرے تو مطالبہ پر رقم ادا کر دیا کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ احمدیوں میں یقین اور اعتماد رہے کہ جب وہ چاہیں اپنی رقوم واپس لے سکتے ہیں۔"

حضور کا مذکورہ بالا ارشاد احباب کی خدمت میں بھجوا کر عرض ہے کہ احباب باہر کے بنکوں میں رقوم جمع کرنے کی بجائے "صیغہ امانت صدر انجمن" میں اپنے حساب کھلوائیں۔ اس غرض کے لئے جملہ جماعتوں کو فارم "امانت خاص" بھجوائے جا چکے ہیں۔

افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

---

(۱) میٹرک کے لئے فارمیسی کا ڈپلومہ کورس

یہ دو سالہ کورس کیمسٹ و ڈرگسٹ بننے کے لئے ہے۔ شرائط:۔ میٹرک یا کیمبرج سینئر وکل وغیرہ درخواست کے لئے مجوزہ فارم Professor and Head of the Department of Pharmacology Dow Medical college Karachi سے طلب ہو۔ اور بعد تکمیل ۹/۷/۵۵ء کو ساڑھے چار بجے تک بنام The Principal, Dow Medical collage Karachi دستی یا بصیغہ رجسٹری ارسال ہو۔ انٹرویو ۱۱ بجے قبل دوپہر ۱۹/۷/۵۵ء

(۲) داخلہ بی، ٹی وسی، ٹی

درخواستیں ۱۵/۷/۵۵ء تک لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور۔ داخلہ بی۔ ٹی وسی ٹی کے لئے مطلوب ہیں۔ مجوزہ فارم درخواست وہاں کالج سے ملتی ہے۔

شرائط: بی ٹی کے لئے بی اے یا بی۔ ایس۔ سی۔ اور سی۔ ٹی کے لئے ایف اے یا ایف ایس۔ سی۔ فیس نادار وظیفہ ملتی پچاس روپے اور سی۔ ٹی چالیس روپے ماہوار (سول لاہور ۲۱/۶/۵۵ء) ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

دعائے مغفرت

میرے بھائی ظہور الدین کی بیوی مورخہ ۲۵/۶/۵۵ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلندی درجات عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

صدر دین احمد ۱۵ نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی

بقایادار بقایا ادا کر کے حضور ایدہ اللہ کی دعا کے طالب ہوں

تحریک جدید کا یہ اعلان جو خطبہ نمبر میں بھی جلی قلم سے شائع ہو چکا ہے۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ

بقایا دس اگست ۵۵ء تک ادا کر دیں

(۱) تحریک جدید دور اول کے انیس سالہ حساب کے بقایادار اپنا بقایا زیادہ سے زیادہ اگست ۵۵ء کے پہلے عشرہ تک تحریک جدید کے خزانہ میں داخل کر کے اپنا نام درج فہرست کروا لیں۔

انیس سالہ فہرست شائع کی جائے گی

(۲) اگر کسی بقایادار کا بقایا اس عرصہ میں وصول نہ ہوا تو جہاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیاب اور مظفر و منصور ربوہ میں واپسی پر انیس سال تک سو فیصدی ادا کرنے والوں کی فہرست پیش کی جائے گی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی جائے گی کہ حضور تحریک جدید کی ایک مختصر تاریخ اپنے قلم مبارک سے رقم فرما دیں۔ حضور کی رقم فرمودہ مختصر تاریخ کے ساتھ انیس سال حصہ لینے والوں کی مکمل فہرست بھی شائع کی جائے۔ جیسا کہ حضور کا ارشاد شائع شدہ ہے

بقایاداران کے نام حضور کے پیش کئے جائیں گے

(۳) وہاں ان بقایاداران کا بقایا اور نام بھی حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے اور ان کے بارہ میں فہرست سے بوجہ بقایا نام کاٹنے کی اجازت حاصل کی جائے گی۔

(۴) پس بقایاداران قبل اس کے کہ ان کا نام حضور کی خدمت میں بقایاداران کی فہرست میں پیش ہو کر کاٹا جائے۔ احباب اپنے بقائے اگست ۵۵ء کے پہلے عشرہ تک ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کروا لیں۔

یہ فرض دفتر پر بہت کٹھن ہے

(۵) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انیس سال کے عرصہ میں کبھی ایک دن بھی ایسے احباب کے نام حضور کی خدمت میں پیش نہیں کئے۔ جن کے ذمہ کچھ نہ کچھ بقایا ہو۔ بلکہ اس عرصہ میں ان کے نام ہمیشہ پیش کئے ہیں جو اپنے وعدے پورے کرتے رہے ہیں۔ تا حضور اپنے مجاہدین کی حسن کارکردگی سے خوش ہوں اور ان کے لئے دعا فرمائیں۔ اس لئے بقایادار اب انیس سال کے بعد بقایاداران کے نام پیش کر کے نام کاٹنے کی تکلیف دفتر کو نہ دیں۔ بلکہ ادا کر کے حضور سے دعا کے طالب ہوں

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

پروگرام انسپکٹران خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ضلع سرگودھا اور لائل پور کی مندرجہ ذیل مجالس کے دورہ پر بھجوائے جا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ انسپکٹران سے تعاون فرما کر مشکور فرمائیں

پروگرام چوہدری بدر سلطان صاحب اختر	عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ
(۱) چک ۴۸ جنوبی	(۱) چک ۵۷ ج۔ب گھسیانہ کلاں
(۲) " ۴۹ "	(۲) " ۲۷ ج۔ب کلاں
(۳) " ۶۴ "	(۳) " ۳۰ ج۔ب نیین پور
(۴) " ۱۱۶ "	(۴) " ۶۰-۶۱ ج۔ب
(۵) " ۹۹ شمالی	(۵) لائل پور شہر
(۶) " ۱۲۴ "	(۶) چک ۸۴ ج۔ب سرشمیر
(۷) " ۹۸ "	(۷) " ۸۶ ج۔ب دھولی اجرہ
(۸) " ۸۵ "	(۸) " ۸۸ ج۔ب جسیانہ
(۹) " ۸۸ "	(۹) " ۸۹ ج۔ب رتن
(۱۰) " ۸۶ "	(۱۰) " ۲۷۶ ر۔ب گوکھووال
(۱۱) " ۸۹ "	(۱۱) " ۲۷۵ ر۔ب کرتارپور
(۱۲) سرگودھا شہر	(۱۲) " ۳۶۷ ج۔ب جلیانوالہ
(۱۳) چک ۴۶ شمالی	(۱۳) گوجرہ
(۱۴) بھلوال	(۱۴) چک ۱۳۱ ج۔ب گوکھووال
(۱۵) چک ۹ ہنسیانہ	(۱۵) " ۱۹۵ ر۔ب جھنڈانوالہ

پاکستان کا قدیم ترین فوجی ادارہ

پاکستان کا قدیم ترین فوجی ادارہ کمانڈ اور سٹاف کالج کوئٹہ یکم جولائی کو اپنی زندگی پچاس سال مکمل کرنے کے بعد گولڈن جوبلی منا رہا ہے۔ یہ کالج ان چند فوجی تربیت گاہوں میں سے ہے جو تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے حصے میں آ گئے۔

اس کالج میں پاکستانی فوج کے ایسے افسروں کو تربیت دی جاتی ہے جن کی ملازمت چھ سال سے بارہ سال تک ہو چکی ہو تاکہ انہیں فوجی یونٹوں میں دوسرے درجے کے عہدوں پر مقرر کیا جائے کوئٹہ سٹاف کالج میں پاکستانی فوجی افسروں کو اعلےٰ تعلیم دی جاتی ہے جو بعد میں اعلےٰ عہدوں پر مقرر ہونے کے بعد ان کے لئے بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔

اس کالج کا سنگ بنیاد متحدہ ہندوستان کے کمانڈر انچیف لارڈ کچنر نے ۱۹۰۵ء میں رکھا تھا۔ یہ کالج اس وقت دیولالی میں کھولا گیا تھا۔ اور اس کے پرنسپل ۱۲۶ بلوچ رجمنٹ کے بریگیڈیر جنرل اے۔ ڈبلیو۔ ایل۔ بیل مقرر کئے گئے تھے۔ اور دو سال بعد ۱۹۰۷ء میں یہ کالج دیولالی سے کوئٹہ میں منتقل ہو گیا۔

کوئٹہ سٹاف کالج کو ۱۹۴۷ء تک ایک امتیازی حیثیت حاصل رہی ہے اس وقت دولت مشترکہ میں فوجی افسروں کی تربیت کے لئے صرف دو سٹاف کالج ہوا کرتے تھے ان میں سے ایک کالج برطانیہ میں کیمبرے کے مقام پر تھا اور دوسرا کوئٹہ میں اپنی پچاس سالہ زندگی میں کوئٹہ سٹاف کالج نے جو مقام حاصل کیا ہے وہ قابل فخر ہے۔ اس کالج میں تربیت پانے والے فوجی افسروں میں کئی ایسے ہیں جنہوں نے عالمگیر شہرت حاصل کی۔ دولت مشترکہ کے موجودہ دور کے مشہور فوجی جرنیل جنھوں نے اس کالج میں تعلیم حاصل کی ہے ان میں دو جرنیل بھی شامل ہیں۔ فیلڈ مارشل ڈیورل، منٹگمری۔ آرکنلیک۔ سلم۔ جیسے (آسٹریلیا) جنرل لارڈ اے۔ ان کے علاوہ برطانوی فوجوں کے چاروں رئیس ارکان حربیہ اور بھارت کے کمانڈر انچیف بھی اس کالج میں تربیت حاصل کر چکے ہیں پاکستان میں اور کوئی ایسا تربیتی ادارہ نہیں جو اتنی پرانی تاریخ رکھتا ہو۔

کالج میں جو کورس پڑھائے جاتے ہیں وہ بالکل اسی نوعیت کے ہیں۔ جیسے جنگ عظیم سے قبل پڑھائے جاتے تھے۔ البتہ فوجی نظریات اور طریقوں میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں ان سے تربیت پانے والے افسروں کو آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ کوئٹہ سٹاف کالج اور انگلستان کے فوجی سٹاف کالج کے درمیان قریبی رابطہ موجود رہا ہے۔

اس کالج میں غیر ممالک کے طلبہ بھی شریک ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت آسٹریلیا، کینیڈا۔ فرانس عراق۔ ترکی۔ انگلستان اور امریکہ کے طلبہ یہاں تعلیم پا رہے ہیں۔

گذشتہ چند برس سے مصر، ایران اور نیوزی لینڈ کے فوجی افسر بھی اس کالج میں تربیت حاصل کرنے کی غرض سے آ رہے ہیں۔

کوئٹہ سٹاف کالج پر تقسیم ہند سے کوئی اثر نہیں پڑا۔ تقسیم کے تحت صرف افسروں کے ملبس کی جائداد تقسیم کی گئی اور کالج کی لائبریری جس میں کوئی سولہ ہزار کتب ہیں محفوظ رہی تقسیم سے پہلے یہاں دو فوجی لائبریریاں موجود تھیں جن سے ایک کمانڈ سٹاف کالج کی لائبریری تھی۔

۱۹۴۸ء میں قائد اعظم محمد علی جناح اس کالج میں تشریف لائے تقسیم کے بعد یہ پہلی سرکاری تقریب تھی جو کالج میں منعقد ہوئی۔

قائد اعظم کے بعد پاکستان کے اس عظیم فوجی تربیتی ادارے میں کئی اور ممتاز ہستیاں بھی آ چکی ہیں۔ جن میں ذیل کے نام قابل ذکر ہیں۔ ہز مجسٹی شاہ ایران۔ جلالتہ الملک شاہ عراق۔ ہز رائل ہائی نس شہزادہ عبد الالٰہ (عراق) ہز ایکسیلنسی نوری السعید وزیر اعظم عراق۔ گورنر جنرل غلام محمد قائد ملت۔ لیاقت علی خاں۔ فیلڈ مارشل سر ولیم اسلم۔ چیف آف امپیریل جنرل سٹاف۔ مصری سفیر امریکی جرنیل جنرل وان فلیٹ۔ بھارت کے کمانڈر انچیف لیفٹیننٹ جنرل کرنیو۔ ۱۴ اگست ۱۹۵۴ء اس کالج کی تاریخ میں ایک یادگار تھا۔ اس روز میجر جنرل ایم۔ اے۔ لطیف خاں نے کالج کی کمانڈ سنبھالی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کوئٹہ سٹاف کالج کی کمانڈ ایک پاکستانی کے سپرد کی گئی۔ (ملت)

ٹرین سے گر کر ہلاکت

سیالکوٹ ۲۹ جون کیپٹن کشمیرے ماکسلام بنی گذشتہ روز علی الصبح سیالکوٹ ریلوے اسٹیشن پر ٹرین پر چڑھتے ہوئے پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گر پڑے اور ان کی دونوں ٹانگیں کٹ گئیں۔ ان کو اسی وقت ہسپتال میں پہنچایا گیا لیکن کافی خون بہہ جانے کی وجہ سے ان کی موت واقع ہو گئی

حکومت مغربی پاکستان کے عملے کی رہائش کے لئے ایک ہزار کوارٹر تعمیر کئے جائیں گے

لاہور ۲۹ جون۔ یہاں مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل کا دو روزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ کونسل کے دو اجلاس ہوئے جو چار گھنٹے تک جاری رہے۔ ایک یونٹ کے سکرٹریٹ اور عملے سے متعلق تجاویز کا جائزہ لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک یونٹ کے علاقائی دفاتر اور سکرٹریٹ کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ ایک یونٹ کے عملے کے لئے رہائش سے متعلق تعمیری پروگرام کا بھی کونسل کے اجلاس میں جائزہ لیا گیا۔ عملے کی رہائش کے لئے جو جگہ دستیاب ہو چکی ہے۔ اس کے لئے لاہور میں تین کمروں والے دو سو کوارٹر اور دو کمروں والے آٹھ سو کوارٹروں کی تعمیر کا ایک پروگرام منظور کیا گیا۔ مرکزی حکومت نے ان کوارٹروں کی تعمیر کے لئے مالی امداد دینا منظور کر لیا ہے۔ کونسل نے انتظامیہ کے عام سوال پر بھی بحث کی ضلع افسروں کی ذمہ داری۔ ان کے فرائض اور ان کے درمیان آپس میں تعاون برقرار رکھنے کا سوال زیر بحث آیا۔ اس مقصد کے لئے کونسل کے سکرٹری ایٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ افسروں کی رہنمائی کے لئے ایک مفصل رپورٹ تیار کرے۔ کونسل کے آئندہ اجلاس کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔

افغانستان شرانگیز پالیسی پر گامزن ہے

روم ۲۹ جون۔ اطالوی پریس نے افغانستان حکومت کے پاکستان کے خلاف جارحانہ اقدامات پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے اپنے رد عمل کا اظہار کیا ہے کہ جب سے ہندوستان اور پاکستان معرض وجود میں آئے ہیں۔ افغانستان مختلف قسم کے ہتھکنڈوں سے کام لے رہا ہے۔ اس کی تمام کوشش پاکستان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں حائل کرنا ہے۔ کبھی وہ پختونستان کا مسئلہ پیدا کر دیتا ہے۔ کبھی دوسرے ذرائع آمد و رفت میں مشکلات پیدا کر کے الجھاؤ پیدا کر دیتا ہے۔ اطالوی پریس کا کہنا ہے۔ کہ ۱۹۲۰ء سے افغانستان کی پالیسی شرانگیزی کی چلی آ رہی ہے۔ پٹھان قوم جن کا نام لے کر حکومت افغانستان اپنے غلط رویوں کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے۔ خود افغانستان کی حکومت کے مخالف ہے۔ اور تین لاکھ پٹھان حکومت افغانستان کے خلاف جنگ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

حکومت پاکستان نے نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا

کراچی ۲۹ جون۔ حکومت پاکستان نے آئندہ درآمدی مدت کے لئے نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ اس درآمدی مدت میں جولائی سے دسمبر تک کل ۱۵۰ شقوں کی درآمد کے لئے لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ درآمدی پالیسی میں مزید شقوں کا اضافہ دوسرے ممالک کے ساتھ گفت و شنید کے بعد کیا جائے گا۔ اس مدت میں جو لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ وہ تمام دنیا کے لئے استعمال ہو سکیں گے۔ جن ملکوں کے ساتھ پاکستان نے معاہدے کئے ہیں۔ ان کے لئے خاص لائسنس جاری کئے جائیں گے

اعلان شدہ درآمدی پالیسی میں جن ۱۵۰ شقوں کے برآمد کی اجازت دی گئی ہے۔ ان میں یہ اشیاء بھی شامل ہیں۔

ادویات۔ ایکسرے فلم۔ فلم فلیٹ۔ استعمال شدہ سلے ہوئے کپڑے۔ سلک۔ سلکی دھاگا ٹاٹ کا سوت۔ ریزر بلیڈ کتابیں۔ جرائد رسالے۔ نیوز پرنٹ۔ فوٹوگرافی کا سامان۔ کلاک گھڑیاں اور ان کے پرزے۔ شربتوں میں استعمال ہونے والے ایسنس ٹین پلیٹ لوہے اور فولاد کا سامان اور اسلحہ۔ بائیں طرف سے چلنے والی کاریں۔ اور ٹائر ٹیوب وغیرہ

گذشتہ درآمدی مدت میں ۲۱۱ شقوں کی درآمد کی اجازت دی گئی تھی۔ لیکن اب دفعہ بعض بنا پر ۱۵۰ شقوں کی درآمد کا اعلان کیا گیا ہے۔ مزید غور و خوض کے بعد اس میں مزید شقوں کا اضافہ کیا جائے گا۔ گذشتہ درآمدی مدت میں جن شقوں کے درآمد کی اجازت دی گئی تھی۔ ان کو کافی تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ اور اس پالیسی میں اسے صرف ایک شق میں ظاہر کیا گیا ہے۔

مشینری کی درآمد کے لئے گذشتہ مدت میں ۲۳ شقیں تھیں۔ لیکن اس دفعہ اس کے لئے دو شقیں رکھی گئی ہیں۔ کیمیائی اشیاء کی شقیں ۵ سے ایک۔ ادویات کی شقیں سات سے ایک۔ اور کتابوں کی شقیں چھ سے ایک کر دی گئی ہیں۔

عراقی ترک معاہدہ سے مشرق وسطیٰ اور عالمی امن کو تقویت پہنچے گی

انقرہ ۳۰ جون۔ ترکیہ کے صدر جلال بایار نے کہا ہے کہ معاہدہ بغداد سے نہ صرف ترکیہ اور عراق کے تعلقات مضبوط ہو گئے ہیں بلکہ اس سے تمام مشرق وسطےٰ اور عالمی امن کو بھی تقویت پہنچے گی۔

گذشتہ رات جلال بایار نے عراق کے شاہ فیصل کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت دی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے جلال بایار نے کہا کہ عراقی ترک معاہدے سے دونوں ملکوں کے تعلقات زیادہ بہتر ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معاہدے کا مقصد تمام عربوں کی اجتماعی سلامتی اور آزادی کا تحفظ ہے اور مجھے امید ہے کہ دونوں ملکوں کے تعاون سے امن عالم کو بہت حد تک تقویت پہنچے گی۔

شاہ فیصل نے اپنی مختصر سی جوابی تقریر میں کہا کہ ترکیہ اور عراق کے درمیان سینکڑوں سال پرانے دوستانہ تعلقات قائم ہیں عراقی ترک معاہدے سے یہ اور بھی مضبوط ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کمال اتاترک کے زمانے میں میرے والد نے جب ترکیہ کا دورہ کیا تھا تو اس وقت دونوں ملکوں کے جو سیاسی۔ ثقافتی اور اقتصادی تعلقات قائم ہوئے تھے۔ یہ معاہدہ ان کی ایک کڑی ہے۔

شاہ فیصل نے کہا کہ میرے دورے کا مقصد دونوں ملکوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور خیالات کا تبادلہ ہے تاکہ دونوں ملکوں کے تعلقات مزید استوار ہو سکیں۔

بھارتی اشتراکیوں کی دورخی پالیسی

دہلی ۳۰ جون۔ کمیونسٹ پارٹی (بھارت) کے جنرل سیکرٹری مسٹر جے گھوش نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی کمیٹی نے اپنے حالیہ اجلاس میں ایک سیاسی قرارداد منظور کی ہے جس میں پنڈت نہرو کی خارجہ پالیسی کو عموماً سراہا گیا۔ لیکن ان کی اندرون ملک پالیسی کو رجعت پسندانہ اور غیر جمہوری قرار دیا گیا۔

بھارتی افسروں کی روس کو روانگی

نئی دہلی ۳۰ جون۔ بھارتی فضائیہ کے چیف آف سٹاف ایئر مارشل مکرجی بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو روانہ ہو گئے۔ وہاں وہ آئندہ اتوار کو روسی فضائی مظاہرہ دیکھیں گے۔ بھارتی فضائیہ کے اعلیٰ افسران بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ ان کے دورہ روس کی میعاد پندرہ روز ہے۔

سندھ میں پانی کی قلت

حیدرآباد ۳۰ جون۔ جون کے خاتمہ تک سندھ میں پانی کی قلت رہے گی۔ گزشتہ سالوں میں اس موسم میں دریا میں طغیانی کا خطرہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اپریل میں جتنا پانی پہلے ہوتا تھا اب اتنا پانی جون میں ہوتا ہے۔

بھارت کے حق میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے ایک وفد مکہ معظمہ جا رہا ہے

احرار کے سابق صدر حبیب الرحمٰن لدھیانوی اس وفد کی قیادت کریں گے

نئی دہلی ۳۰ جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کا نمائندہ مقیم نئی دہلی لکھتا ہے کہ آئندہ حج کے موقعہ پر ہندوستانی مسلمانوں کا ایک وفد مکہ معظمہ بھیجا جائے گا جو اسلامی ملکوں سے آنے والے عازمین حج کو قائل کرنے کی کوشش کرے گا کہ ہندوستانی مسلمان بڑے سکون اور عافیت کی زندگی گذار رہے ہیں۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وفد کو بھیجنے پر تقریباً ایک لاکھ روپیہ صرف ہو گا۔ لیکن ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس کے مصارف کون ادا کرے گا۔ اس وفد کی قیادت کانگرس کے حامی اور مجلس احرار کے سابق صدر حبیب الرحمٰن لدھیانوی کریں گے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وفد بھیجنے کا فیصلہ اس روز افزوں احساس کے پیش نظر کیا گیا ہے کہ ہندوستان کی مسلمان اقلیت کے بارے میں مشرق وسطےٰ میں بھارت کے خلاف ناراضگی پائی جاتی ہے (نوائے وقت)

تجارتی نرخ۔ لائل پور مارکیٹ

سونا خالص ۸/۱۰۴ـ چاندی ٹیڑ دی ۸/۱۰۷ـ چاندی کھوٹی ۸/۱۰۵ـ ۱/۱۰۴/۱ـ پونڈ ۸/۷۵ روپیہ گندم ۸ تا ۱۳/۸ـ مکئی ۸/۶ تا ۸/۷ـ نخود ۸/۷ـ جو ۸/۵ـ باجرہ ۸/۹ـ ماش ۸/۱۲ تا ۸/۱۴ـ سونٹھ ۰/۸ تا ۰/۹ـ مونگ ۸/۱۰ تا ۸/۱۱ـ جوار ۸/۶ـ مسور ۸/۷ـ دال مسور ۸/۱۲ـ کھانڈ دیسی فی من ۸/۲۵ تا ۸/۲۷ـ مرچ سرخ ڈنڈی کٹ ۸/۳۵ تا ۸/۳۶ـ مرچ سرخ ڈنڈی والی ۰/۲۵ تا ۰/۳۰ـ توریہ ۰/۱۶ـ سرسوں ۸/۱۵ـ تارامیرا ۸/۱۵ـ تارامیرا ۸/۱۱ـ

پاکستان افغانستان کی اقتصادی ناکہ بندی کر دیگا

کراچی ۳۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب اور مصر کے نمائندوں کی مصالحتی کوششوں کی ناکامی کے بعد حکومت پاکستان کابل کے حکمرانوں کے خلاف موثر کارروائی کرے گی۔ اور اس سلسلے میں پہلا کام افغانستان کی اقتصادی ناکہ بندی ہو گا۔ جس کے باعث اس کی تقریباً پچیس کروڑ روپے سالانہ کی تجارت پر بُرا اثر پڑے گا۔ افغان ناظم الامور سردار محمد عتیق خان رفیق اور سفارتی عملہ کابل سے ہدایات کا انتظار کر رہا ہے۔ اور انہیں اس بات کی توقع ہے، کہ وہ چند دنوں کے اندر واپس چلے جائیں گے۔ اسلامی ممالک کے سفارت خانوں سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اگرچہ وہ افغانستان کے رویہ سے مطمئن نہیں تاہم وہ کھل کر اس پر تبصرہ نہیں کرتے۔ کہ انہیں اس ضمن میں اپنی اپنی حکومتوں سے مناسب ہدایات موصول نہیں ہوئیں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ ترکیہ کے سفارت خانے نے پاکستان کو اپنی حکومت کے عندیہ سے بھی آگاہ نہیں کیا۔ یاد رہے۔ کہ ترکیہ نے بھی پاک افغان تنازعہ کے سلسلہ میں مصالحت کی پیشکش کی تھی۔ جب یہ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ کابل کی حکومت نے روس کے ساتھ ضروری اشیاء کی آزادانہ آمدورفت کے سلسلے میں معاہدہ کر لیا ہے۔ جو پانچ سال تک نافذ العمل رہے گا تو سیاسی حلقوں نے اس پر کسی قسم کے تعجب کا اظہار نہیں کیا۔ کیونکہ یہ معاہدہ خلاف توقع نہیں۔ اور پھر اس سے افغانستان کی جملہ ضروریات قطعاً پوری نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ اسے تجارت کے لئے پاکستان سے زیادہ آسان ترین راستہ کہیں سے نہیں مل سکتا۔

دستوریہ کے دفاتر نے کام شروع کر دیا

لاہور ۳۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مجلس دستور ساز کے سکرٹریٹ نے مری میں کام شروع کر دیا ہے مجلس کا اجلاس مری کلب کے ہال میں ہو گا۔ ارکان دستوریہ کو تمام قسم کی خط و کتابت مثلاً رہائش وغیرہ کے بارے میں سکرٹریٹ مجلس دستور ساز مری کلب مری کے پتہ پر کرنی چاہیئے۔

برطانیہ اور پاکستان کی تجارت

لندن ۳۰ جون۔ برطانیہ نے پچھلے مہینے پاکستان سے ۱۶ لاکھ پونڈ کی مالیت کا مال درآمد کیا۔ اس میں چھ لاکھ پونڈ سے زیادہ کی مالیت کا پٹسن کا مال درآمد کیا گیا ہے۔

کولمبو منصوبہ کے تحت کینیڈا پاکستان کو

دس ہزار کلوواٹ کا پلانٹ دیگا

کراچی ۳۰ جون۔ کولمبو منصوبہ کے تحت کینیڈا سے دس ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کرنے کا سامان پاکستان آئے گا۔ اس بجلی سے دریاؤں کا پانی نہروں میں ڈال کر مشرقی پاکستان کے وسیع علاقوں کو سیراب کیا جائے گا۔ کراچی میں پاکستان اور کینیڈا کے نمائندوں کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ کینیڈا کی طرف کینیڈا کے ہائی کمشنر متعینہ کراچی مسٹر ایسی موریس سکاٹ اور پاکستان کی طرف سے وزارت اقتصادی امور کے سیکرٹری مسٹر سعید حسن نے دستخط کئے۔ معاہدے کے تحت بجلی پیدا کرنے کے لئے پاکستان میں ہارڈنگ برج نصب کیا جائیگا۔ کینیڈا کی حکومت گنگا کے کوباد کو منصوبہ کے پاور ہاؤس کے لئے تعمیراتی سامان کے علاوہ بعض عمارتی سامان بھی فراہم کرے گی۔ اس پر مجموعی طور پر کل خرچ کا اندازہ ایک لاکھ اسی ہزار ڈالر یعنی ۶۰ لاکھ پاکستانی روپیہ لگایا گیا ہے۔ پلانٹ کی مشینری کینیڈا سے پاکستان پہنچ چکی ہے۔ اور اس جگہ پر بھیجی جا رہی ہے۔ جہاں کہ اسے لگایا جائے گا۔ خیال ہے کہ مون سون کے بعد ہی اس کو لگایا جائے گا۔ دریاؤں کا پانی پمپوں کے ذریعہ نہروں میں ڈالنے کے لئے جو پمپ استعمال کئے جائیں گے۔ وہ امریکہ کا بیرونی امداد کا محکمہ فراہم کرے گا۔ کینیڈین انجنیئروں کی کمپنی میں رائیٹ اینڈ کمپنی کے تجربہ کار انجنیئر مسٹر براؤن موریس فروری ۱۹۵۵ء سے مشرقی پاکستان میں ہیں۔ اور مشینری کے نصب کرنے اور جگہ کے انتخاب کے سلسلہ میں مشرقی بنگال کے انجنیئروں کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔

اعلان نکاح

مرزا جہانگیر صاحب خلف مرزا عبد العزیز صاحب سکنہ جہلم کا نکاح ہمراہ خورشیدہ بیگم صاحبہ دختر مرزا سلطان احمد صاحب سکنہ چوکناں والی مولوی عبد المغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے بعوض مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

مرزا احمد دین چوکناں والی ضلع گجرات